شرکاء پروگرام

شرکاء کے تحقیقی پروجیکٹ:

ہدیٰ سیف　　　تحقیقی پروجیکٹ

نسلی تصادم اور ذات پات کا نظام: ایک دردانگیز روایت کی کہانی

اس تحقیق کا اصل مقصد ہے یمن کے ایک اقلیتی اجتماعی گروپ ''الاخدام'' کا مطالعہ کرنا جو ایک زمانہ سے انتہائی الم انگیز سماجی عمل کے شکار ہیں اور سماجی اور اقتصادی طور پر معاشرے سے بالکل الگ تھلگ کردئے گئے ہیں، اس مطالعہ کے تحت میں تصادم اور ثقافت کے درمیان ایک طرح کا جو تعلق ہے اس کی تحقیق کروں گا اور یہ پوری کی پوری تحقیق انسانی حقوق کے تناظر میں ہوگی، میری اس پوری بحث وتحقیق کا خلاصہ یہ ہے کہ اس قدیم ترین منظّم اور شناختی تصادم کی وجہ ہیئت کے اعتبار سے تو نسلی ہے لیکن اس کا جواز ہم وہاں کی تہذیب میں دیکھ سکتے ہیں جسے ذات پات کا تصادم قرار دیا جاتا ہے۔

انٹرویو

تحقیق کے بارے میں:

ڈیولپمینٹ/مشق/نیٹ ورک:

آپ کو اپنے تحقیقی مراحل میں کن کن دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا؟

جب میں Emory میں اپنے تحقیق کے سلسلہ میں تھا تو اس دوران میرے لئے سب سے بڑا چیلنج استدلال کے

تیئں جو میرا منصوبہ اور تصور تھا اس کو از سر نو تشکیل دینا اور اس پورے کے پورے منصوبہ کو نظریاتی مرحلہ سے نکال کر عملی مرحلہ میں داخل کرنا، دوسرا سب سے بڑا چیلنج جو میرے لئے تھا ایک مکمل اور مقبول طریقہ کا اختیار کرنا جسے ہم دوسرے لفظوں میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے تیئں جواب تک نظریاتی طرز تھا اسے پورے طور پر ایک ٹھوس اور عملی استدلال کی مہم کی شکل دینا۔ اسکے علاوہ مجھے کچھ خاص پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا جیسے لوگوں تک پہنچنا اور ان سے کھل کر باتیں کرنا اور خاص کر 9/11 کے بعد یہ اور دقت طلب ہو گیا۔

آپ کی تحقیق اس وقت کس مرحلہ میں ہے؟

Emory میں میری تحقیق مکمل ہو چکی ہے لیکن میری تحقیق کا ایک اہم حصہ یمن کے الاخدام اقلیت کے حق کے لئے مسلسل استدلال اور مہم چلانا ہے، اس کے ساتھ ساتھ میرے لئے اس تحقیق کا مطلب ہے ایک ایسی مہم چلانا جس میں وہاں کی ریاست کو اس بات پر قائل کیا جاسکے کہ وہ اس سمت میں کچھ اصلاحات کریں اور کوئی ٹھوس قدم اٹھائیں، لیکن ابھی بھی یمن کی حکومت کو اس بات کو نہیں مان رہی ہے کہ ''الاخدام'' گروپ کے بنیادی حقوق کی پامالی ہو رہی ہے۔

اس پروجیکٹ کے سلسلہ میں آپ کا مستقبل میں کیا ارادہ ہے یا اس کے ذریعہ آپ انسانی حقوق کے میدان میں کیا کریں گے؟

سب سے پہلے تو میں یمن یا کسی دوسرے ملک میں ایک غیر سرکاری تنظیم قائم کروں گا کیوں کہ یمن یا کہیں پر بھی اس طرح کی کوئی تنظیم نہیں ہے جو ان کی آواز اٹھا سکے۔

آپ کے اس پوری تحقیق کا خاکہ کس طرح تیار کیا گیا ہے اور اسے آپ مستقبل میں کس طرح ترتیب دیں گے؟

دراصل اس پوری تحقیق کے دوران کوئی چیز اگر بدلی ہے تو وہ ہے میرا نظریہ، جیسے جیسے میں اپنی رپورٹ کی تکمیلی مرحلہ میں پہنچ رہا ہوں میں اس بات کا مشاہدہ کررہا ہوں کہ اب تک جو ''الاخدام'' گروپ کے تیئں انسانی حقوق کا نظریہ انفرادیت پر مبنی تھا اجتماعی شکل اختیار کر چکا ہے، میری تحقیق نے اس بات کو ثابت کر دیا کہ ان لوگوں کی جو درگت ہے وہ ایک اجتماعی سزا کی شکل اختیار کر چکا ہے، اور اس حالت میں ایک ایسے نظریہ کی ضرورت ہے جس کا دھیان اس بات پر ہو کہ ان

حقوق کو اجتماعی طور پر کیسے حاصل کیا جا سکے۔

آپ کے اس نظریاتی ماڈل اور نیٹ ورک کا نفاذ کس طرح کیا جا سکتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس کو دوسرے معاشرہ تک کیسے پہنچایا جا سکتا ہے؟

میں نے اس تحقیق کی وسعت اور اہمیت کو دیکھتے ہوئے جس کا پورا پورا تعلق یمن میں انسانی حقوق کی پامالی سے ہے، میں نے اپنے ساتھ کچھ ریسرچ معاونین بھی لگا رکھے ہیں ان میں صرف دو معاونین کی مدد اس لئے بھی لی تھی کیونکہ میں خود یمن نہیں جا سکتا اور یہ کام یہ لوگ خود وہاں جا کر انجام دے سکتے ہیں، جیسے کمزور طبقے کے اجتماعی شناخت اور دیگر مسائل کو سمجھنا، مجھے ان معاونین کی مدد اس لئے بھی لینی پڑی کیونکہ میں یہ جانتا تھا کہ وہاں پر کوئی اس طرح کی غیر حکومتی یا مقامی تنظیم نہیں ہے جو اس میدان میں سرگرم ہے، اس طرح سے میرا ایک ریسرچ معاون جو صنعاء گیا ہوا تھا اور دوسرا جو Aden میں مشغول تھا میری بہت مدد کی۔

ہدی سیف کچھ تحقیق کے بارے میں:

میری تحقیق کا موضوع ایک ایسا سماجی عمل ہے جو نہایت ہی دردانگیز اور تصادم سے بھرا ہوا ہے، اور س عمل نے یمن کے ایک اقلیتی حصہ کو اقتصادی اور سماجی سرگرمیوں سے الگ تھلگ کر رکھا ہے۔ اس تحقیق کا مقصد وہاں کی تہذیب اور اس تصادم کے درمیان جو تعلق ہے اس کی انسانی حقوق کے نظریہ سے تفتیش کرنا، اس بحث کا ایک اہم نقطہ یہ ہے کہ آج جو بھی وہاں پر ''الاخدام'' کے خلاف منظّم طریقہ کا تصادم ہے وہ ہیئت میں تو نسلی ہے لیکن پھر بھی اس کا اصل جواز اور تعبیر وہاں کے ایک قدیم ذات پاتی نظام میں موجود ہے، ایسا اس لئے ہے کہ یہ نسلی تصادم اور باہمی اختلافات کو اسلام کے مساواتی اصول (جو نسل کے بنیاد پر کسی طرح کے سماجی اختلافات کی مذمت کرتا ہے) کے دائرہ میں نہ ہی سمجھا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس کا دفاع کیا جا سکتا ہے۔

میری تحقیق کا مقصد ہے ان تصادم کے مختلف پہلوؤں کو دیکھنا اور ان کی نسلی اور تاریخی بنیاد کی تفتیش کرنا اور اس کے ساتھ ساتھ ان ساری کی ساری چیز کا بشریات اور وہاں کی حکومتوں کی تاریخ کے پس منظر میں تجزیہ کرنا۔

میری اس تحقیق کا ایک اور مقصد ہے وہ انسانی حقوق کے سلسلہ میں جو بحث ومباحثہ ہے اس کا تجزیہ کرنا اور اس بات کو دیکھنا کہ اس طرح کی بحثیں جسکا پورا کا پورا دھیان صرف حق فرد پر ہے کس طرح غیر معاون ثابت ہوتا ہے اور انسانی حقوق کی پامالی جو اجتماعی طور پر ہو رہی ہے اسے ہم سمجھنے سے قاصر رہے ہیں۔

میں نے اس بات کو پوری طرح دھیان میں رکھتے ہوئے کہ اقلیتی حقوق بین الاقوامی مذاکرات کی روشنی میں حاصل نہیں کیا جا سکتا ہے کیونکہ اس کا پورا دھیان صرف اور صرف ذاتی انسانی حقوق پر ہے اور اس چیز کے لئے وہ صرف حاکم ریاست پر منحصر کرتے ہیں اور یہ بالکل ناکام ثابت ہوتی ہیں، میں نے اپنی تحقیق کا مقصد ان تصادم کی پہچان کرنا بنایا ہے جو ''الاخدام'' گروپ کے خلاف جاری ہے، اور اس بات کی تلقین کرنا ہے کہ یہ ایک نسلی چیز ہے جس کا تعلق شناختی تصادم سے ہے یہ صرف بین الاقوامی قوانین یا اعلان کی پامالی نہیں کرتا، بلکہ اسلامی اقدار اور اس کی رواداری اور مساوات کی تعلیم کی بھی خلاف ورزی کرتا ہے۔

یہاں پر میرا نقطہ بحث یہ ہے کہ یمن حکومت صرف یہ نہیں کہ وہاں کی کمزور اقلیتوں کی حفاظت میں ناکام ثابت ہوئی بلکہ وہاں کی حکومت نے الاخدام کے خلاف ظلم اور زیادتی اور تصادم کو بڑھاوا دیا ہے اور ایک خاص سیاست کے تحت الاخدام گروپ کو الگ تھلگ کر دیا ہے، اس گروپ کو صرف دستی اور مزدوری کے کام میں لگایا جاتا ہے، جیسی نالیوں کی صفائی کرنا اور وہاں کے میونسپل ادارہ نے صرف اس کام ہی کے لئے ان لوگوں کو مخصوص کر رکھا ہے۔

یہ جو میرا موجودہ انسانی حقوق پر پروجیکٹ ہے یہ یمن میں کئی سالہ نسلیاتی تحقیق پر مبنی ہے، بلکہ یہ ایک طرح کا یہ ہماری پی ایچ ڈی کے نظریاتی مطالعہ میں ایک اضافہ ہے، کیونکہ میں نے اپنا پی ایچ ڈی Anthropology میں ہی کیا ہے، اس طرح سے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ میرا پروجیکٹ ایک کافی علمی اور معلوماتی ہے اور ساتھ ساتھ استدلالی بھی ہے اور اپنے آپ میں ایک مہم ہے اس پروجیکٹ میں ہم نے سماجی تسلط اور عدم مساوات اور انسانی حقوق کے پامالی کے تئیں جو عام لوگوں کی تشویش ہے اسے ساتھ دیکھنے کی کوشش کی ہے اس سلسلہ میں ہم نے لوگوں کے سامنے کچھ سوالات بھی رکھے ہیں جیسے اس تصادم کی بنیادی وجہ کیا ہے کیا یمن میں اس طرح کی کوشش کامیاب ہوگی اور کیا یہ مقصد لوگوں کے اجتماعی حقوق کی بات کر کے یا ان کے ذاتی حقوق کی بات کر کے حاصل کیا جا سکتا ہے اور کس طرح کی مزید قدروں کا اضافہ کرنا ہوگا اگر ہم

ان حقوق کو حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

میرا مقصد ایک ایسی مہم چلانا ہے جس کے ذریعہ اس اقلیتی گروپ کے اجتماعی حقوق کو حاصل کیا جا سکے اور اس کے علاوہ کچھ قانونی اور نظریاتی دلائل بھی پیش کرنے کا ارادہ ہے جو اس سلسلہ میں کافی مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔

مجھے امید ہے کہ ہماری تحقیق کے قارئین میں کچھ بیداری آئے گی اور ان لوگوں کو اس میدان میں علمی اور عملی طور پر کچھ کرنے کی ترغیب ملے گی جسے وہ مقامی، علاقائی، اور عالمی سطح پر بھی انجام دے سکتے ہیں، اس طرح سے الاخدام کے خلاف ہو رہے جارحانہ عمل کو روک سکتے ہیں۔